Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۸ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۸ مئی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۰۱

جماعتِ احمدیہ کی نوجوان نسل پر عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہے

ان کیلئے قیامِ جماعت کی دوسری صدی میں جو غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی داخل ہونا اور اہم خدمات بجا لانا مقدر ہے

انہیں چاہیئے کہ وہ اِس بوجھ کو اُٹھانے کی اپنے اندر اہلیّت پیدا کریں اور عظیم انعاموں کے وارث بنیں

خدام الاحمدیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اختتامی خطاب

جماعتِ احمدیہ کی وہ نسل جو اب جوانی کی عمر میں داخل ہو رہی ہے اِس لحاظ سے خصوصی اہمیت اور منفرد امتیاز کی حامل ہے کہ عنقریب اسکے کندھوں پر عظیم ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات حاصل کرنے کے عظیم مواقع ان کے لئے پیدا ہونیوالے ہیں ۔ اِس حقیقت کا اظہار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ ہجرت ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲ مئی ۱۹۷۴ء) کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ اکیسویں تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں کلاس میں شریک ۳۰۶ مجالس کے ۶۱۴ خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور نے فرمایا یہی وہ نسل ہے جس نے آج سے پندرہ سال بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامِ جماعتِ احمدیہ کی دوسری صدی میں اِس حال میں داخل ہونا ہے کہ وہ بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچ چکے ہوں گے۔ اب چونکہ آنے والی صدی بحمد اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اِس لئے غلبۂ اسلام کے ضمن میں اِس نسل کے نوجوانوں کے کندھوں پر عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طاقت اور ہمت عطا فرمائے گا تاہم ان کا بھی فرض ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں تا وہ عظیم بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہو کر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور انعاموں کے وارث قرار پا سکیں۔

کلاس کے مختصر کوائف

اکیسویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس ۱۹ ماہِ شہادت (اپریل) کو ایوانِ محمود میں شروع ہوئی تھی۔ امسال کلاس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کی ۳۰۶ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۶۱۴ نمائندگان نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ۲۹۶ مجالس کے ۶۰۱ خدام شریک ہوئے تھے۔ اِس طرح امسال نمائندہ خدام بھجوانے والی مجالس کی تعداد میں دس مجالس کا اور شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں تیرہ خدام کا اضافہ ہوا۔

اِن ۶۱۴ خدام نے دو ہفتے دینی تعلیم و تربیت، صحتِ جسمانی اور نہایت ہی مفید عملی کاموں پر مشتمل ایک نہایت ہی ہمہ گیر پروگرام کے مطابق گزارے۔ اِس طرح انہیں خدمت اور اشاعت و غلبۂ اسلام کی خداداد استعداد کو جلا دینے کا موقع میسر آیا۔ پھر علماءِ سلسلہ کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور ارشادات، زرّیں نصائح اور مقبول دعاؤں سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے کی غیر معمولی سعادت بھی انکے حصہ میں آئی۔ عملی پروگرام کے تحت خدام نے ایک سو میل کے سائیکل سفر کے علاوہ ربوہ کے اردگرد پانچ میل کے علاقہ میں وفود کی شکل میں پیدل سفر میں بھی حصہ لیا اور اسی طرح چل پھر کر اصلاح و ارشاد، خدمتِ خلق اور وقارِ عمل کے کام سر انجام دئے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت ویسی ہی ہے رات کو سر درد شروع ہو گیا اور چکر بھی آتے ہیں"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:-

"مَیں نے کل بھی لکھا تھا محمد احمد خان، کل بدھ کے روز شام کو لاہور جا رہے ہیں یہ اپریشن بہت بڑا ہے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے، میرا دل ہر وقت دھڑکتا رہتا ہے۔ یکدم سخت ضعف ہو جاتا ہے فکر سے محمد احمد خاں کو اللہ تعالیٰ خیر سے زندگی سلامتی سے واپس لائے اور دیگر عوارض بھی دور فرمائے اس کے کرم سے آپریشن کامیاب ہو۔ آمین۔ دعا فرمائیں بہت رسہ رحمتِ قادرِ باری ہمیں کافی ہو جائے پردے پردے میں خدا آپ ہی شافی ہو جائے۔
آمین

مبارکہ"

احبابِ جماعت محترم نواب زادہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے ساتھ یہ دعائیں بھی بالالتزام جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو بھی صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

آمین

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

اِس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے مرکز میں ۱۵ احسان سے ۶ وفا ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۱۵ جون سے ۶ جولائی ۱۹۷۴ء) تک تین ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

یہ کلاس جماعتی انتظام کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ نگرانی قرآن مجید پڑھانے کے لئے ہر سال جاری ہوتی ہے اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندے شریک ہونے لازمی ہیں۔ امراءِ کرام، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ تمام احباب میں تحریک فرمائیں کہ ہر جماعت کے مناسب نمائندے شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۵۳ھ

حسنة الدُّنیا اور اُس کا ثمرہ

ہم قبل ازیں یہ واضح کر چکے ہیں کہ اسلام نے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا میں جس دنیوی حسنہ اور اُخروی حسنہ کا ذکر فرمایا ہے وہ اپنی ذات میں علیحدہ علیحدہ ہونے کے باوجود باہم اِس طرح لازم وملزوم ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے یکسر جدا اور بے تعلق سمجھنا ہرگز بھی درست نہیں ہے۔

اس کی مثال اسی طرح پر ہے کہ ہرچند کہ درخت اور اس کا پھل ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن شکل وصورت اور خاصیت وسیرت کے اِس اختلاف کے باوجود دونوں باہم دگر ایک ہی ہوتے ہیں۔ اگر درخت نہ ہو تو پھل بھی نہ ہوگا۔ ہاں اگر درخت ہو اور اسے کھاد، پانی، گوڈی اور دیکھ بھال کی شکل میں دنیوی حسنہ میسر رہے تو پھر پھل کی شکل میں اُخروی حسنہ کا معرضِ وجود میں آنا ایک قدرتی امر ہے۔ مراد یہ کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیوی حسنہ، اُخروی حسنہ پر منتج نہ ہو۔

اسی لئے اسلام نے دنیا سے فرار اور اس سے کنارہ کشی کی نہیں بلکہ دُنیا میں رہتے اور دنیا کماتے ہوئے دنیوی نعمتوں سے اِس رنگ میں مستفیض ہونے کی تعلیم دی ہے کہ جس کے نتیجہ میں اُخروی جہان کی نعمتوں کا حصول ممکن ہو سکے۔ اخروی جہان کی نعمتوں اور دائمی خوشیوں کا حصول موقوف ہے اِس جہان کی نعمتوں سے صحیح رنگ میں استفادہ اور استفاضہ پر۔ دنیوی نعمتوں سے حقیقی استفادہ اور استفاضہ ہی کا دوسرا نام دنیوی حسنہ ہے اور اِسی کے نتیجہ میں اِسی کے پھل اور ثمرہ کے طور پر انسان کو اُخروی حسنہ میسر آتا ہے۔ دنیوی حسنہ کے بغیر کوئی شخص بھی اُخروی حسنہ حاصل نہیں کرسکتا۔ جو شخص بھی یہ سمجھتا ہے کہ وہ دُنیا سے مُنہ موڑ کر اور اس سے کنارہ کشی اختیار کر کے آخرت کا حسنہ حاصل کرلے گا وہ غلطی خوردہ ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے محض اُخروی حسنہ کے حصول کی دعا نہیں سکھائی بلکہ دُعا یہ سکھلائی ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ سے نواز۔

چونکہ آخرت کے حسنہ کا حصول موقوف ہے دنیوی حسنہ کے حصول پر اور دنیوی حسنہ اور اُخروی حسنہ دونوں لازم وملزوم ہیں اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی دنیوی حسنہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی اِس کے ثمرہ کے طور پر اخروی حسنہ کا بھی ضرور ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا ؕ وَلَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (النحل آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳)

ترجمہ:- ابراہیم یقیناً ہر (اک) خیر کا جامع، اللہ کے لئے تذلل اختیار کرنے والا اور ہمیشہ خدا کی کامل فرمانبرداری کرنے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ وہ اُس کے انعاموں کا شکر گزار تھا، اُسی کے رب نے اُسے برگزیدہ کیا تھا اور ایک سیدھی راہ کی طرف اس کی راہنمائی کی تھی۔ اور ہم نے اسے اس دنیا میں بھی بڑی کامیابی بخشی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً صالح لوگوں میں سے ہوگا (یعنی دنیوی حسنہ کی طرح اس کے ثمرہ کے طور پر آخرت کا حسنہ بھی اسے ضرور عطا کیا جائے گا)۔

اور اِسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے اور اپنے متبعین کے لئے یہ دعا مانگی کہ اے خدا تو ہمیں اِس دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور اِس کے ثمرہ کے طور پر آخرت کے حسنہ سے بھی نواز جیساکہ خدا تعالیٰ اِن کی اِس دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ؕ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:- اور (موسیٰ نے کہا اے میرے رب!) تو ہمارے لئے اِس دنیا میں بھی نیکی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (نیکی لکھ)۔ ہم تو تیری طرف آ گئے ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ جو لوگ اِس دنیا میں نیک اعمال بجالا کر حسنہ کمائیں گے انہیں ہی آخرت کے حسنہ سے نوازا جائے گا جیساکہ فرمایا:-

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (النحل آیت ۳۱)

ترجمہ:- جنہوں نے نیکوکاری (کی راہ) اختیار (کی ان کے لئے اِس دنیا (کی زندگی) میں (بھی) بھلائی (مقدر) ہے اور آخرت کا گھر (تو ان کے لئے) اور بھی بہتر ہوگا اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کا گھر یقیناً بہت (ہی) اچھا ہوتا ہے۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے اُن صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے دنیوی زندگی میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کر رہے تھے بتایا کہ انہیں اِس دنیا میں بھی حسنہ عطا کیا جائے گا اور آخرت کا حسنہ بھی ان کے حصہ میں آئے گا جیساکہ فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (النحل آیت ۴۲)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے اِس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا اللہ کے لئے ہجرت اختیار کی (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) ہم انہیں دنیا میں ضرور حسنہ (اچھی جگہ) عطا کریں گے۔ اور (اِس کے ثمرہ کے طور پر) آخرت کا اجر تو اور بھی بڑا ہوگا۔ کاش یہ (منکر اِس حقیقت کو) جانتے۔

الغرض دنیا کا حسنہ اور آخرت کا حسنہ باہم لازم وملزوم ہیں۔ جو لوگ اِس دنیا میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرتے ہیں اُنہیں کے لئے آخرت کا حسنہ مقدر ہوتا ہے۔ اِس لئے ایک حقیقی مسلمان کے لئے دنیوی زندگی اور اِسکی وجہ سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے فرار کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ جو بھی فرار اختیار کریگا وہ نہ صرف اِس دُنیا میں بلکہ اگلے جہان میں بھی خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ آخرت کے حسنہ سے متمتع ہونے کے لئے پہلے دنیوی حسنہ سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے کیونکہ دنیوی حسنہ کے ثمرہ کے طور پر ہی اخروی حسنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کے لئے مقدر کیا جاتا ہے۔

۲۷ مئی ——— یومِ خلافت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری فرمایا۔ خلافت ایک نعمتِ الٰہی ہے اس کی برکات کو جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

لہذا حسب سابق امسال بھی تمام احمدی جماعتیں نہایت اہتمام کے ساتھ یومِ خلافت کے موقع پر جلسے منعقد کریں اور خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات کو مؤثر رنگ میں واضح کریں۔

جلسوں کی رپورٹیں جلد سے جلد نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ اور غلبۂ اسلام

مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ۔ ضلع نوابشاہ

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا اور تحریر فرمایا کہ:

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں"
(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۴)

آپ جس زمانہ میں مبعوث ہوئے وہ اسلام کے لئے سخت ضعف اور کمزوری کا زمانہ تھا اور مسلمانوں میں سے اسلام کی حقیقی ہمدردی اور خدمت اور اشاعت اسلام کا جذبہ مفقود ہو چکا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیڈروں نے اسلام کی بے چارگی کا بڑے دکھ بھرے الفاظ میں نقشہ کھینچا مثال کے طور پر مولانا الطاف حسین حالی نے لکھا کہ ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

نیز لکھا کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

ایک طرف مسلمانوں کی اسلام کے لیے دلچسپی کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف آریہ سماج برہمو سماج اور عیسائیوں نے اسلام کے خلاف اپنے ناپاک منصوبوں کو انتہا تک پہنچا دیا مگر مسلمانوں کی طرف سے اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی نہ اور عیسائی مناد نعوذ باللہ خانہ کعبہ پر اپنے جھنڈے گاڑنے کے اعلان کرنے لگے الغرض حالت یہ تھی کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

اسی بے چارگی و بے بسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شان و شوکت اور عظمت و سطوت کو پھر سے قائم کرنے اور اسلام کی شان و شوکت اور عظمت و سطوت کو پھر سے قائم کرنے اور اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر کامل غلبہ بخشنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا جنہوں نے یہ باطل شکن نعرۂ حق بلند فرمایا کہ ؎

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ پر اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کا مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"
(تریاق القلوب ص۳)

حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اسلام کی صداقت و حقانیت اور عظمت و سطوت کے قیام کے لئے اپنی تقاریر و تصنیفات اور اشتہارات و تالیفات میں دندان شکن دلائل و براہین کے ساتھ دشمنانِ اسلام کے اعتراضات کا رد کیا اور اسلام کی زندگی بخش اور حیات آفرین تاثیرات کو آسمانی نشانوں اور دینی قوت قدسیہ سے دنیا پر ثابت کیا۔ آپ نے اسلام کی تائید و حمایت اور غیر مذاہب کے بطلان میں جو لٹریچر اور علم کلام پیش کیا وہ اپنی اہمیت و افادیت اور نتیجہ خیز اثرات و برکات کے اعتبار سے اس قدر اعلیٰ و بلند مرتبہ رکھتا ہے کہ آپ کے مخالفین کے بقول بھی گذشتہ تیرہ سو سال میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا جو خدائی نظام جاری ہوا وہ اسلام کی عالمگیر ترویج و اشاعت، قرآن کریم کی برکات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے اور نورِ محمدیؐ سے اہل دنیا کے تاریک دلوں کو جگمگانے میں عدیم المثال کارنامے سر انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج دنیا کے کم و بیش چار درجن ممالک میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مبلغ تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت منظم رنگ میں انجام دے رہے ہیں اور لاکھوں ایسے لوگ جو کل تک اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھتے تھے آج شمع خلافت کے جاں نثار پروانوں کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر دنیا کے کفر کدوں میں توحید و رسالت کی اذانیں دے رہے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر شب و روز درود و سلام بھیج رہے ہیں یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج یورپ و امریکہ اور افریقہ کے سینکڑوں شہروں قصبوں اور دیہات میں جماعت احمدیہ کی شاندار مساجد موجود ہیں جہاں سے پانچ وقت اللہ اکبر کی اذانیں دی جا رہی ہیں قرآن کریم کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور اسلام کا نام گونج رہا ہے۔

یہ خلافت حقہ ہی کا فیض ہے کہ افریقہ کی مظلوم و مقہور اور دھتکاری ہوئی انسانیت اسلام ایسے دین فطرت کی بدولت پھر سے عزت و وقار اور انسانی قدروں سے شناسا ہو کر باعزت زندگی گذار رہی ہے اسلام اور مساوات محمدی کا زندگی بخش پیغام فدائیانِ خلافت احمدیہ ہی کے ذریعہ اُن لوگوں تک پہنچا اور پہنچ رہا ہے اور یہ فیضانِ خلافت ہی تو ہے جو سکولوں، ہسپتالوں، شفاخانوں اور ہمدرد و غمگسار معالجوں کے ذریعہ اسلام کے لئے لوگوں کے دلوں کو فتح کر رہا ہے۔

ہاں یہ خدا تعالیٰ کے مقرر فرمودہ نظام خلافت ہی کی تاثیرات ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ افراد خلیفۂ وقت کے ایک اشارہ پر اپنے اموال، اپنی جانیں اپنے اوقات اپنی عزتیں اور اپنی ہر پیاری سے پیاری شے کو اسلام کی سربلندی کی خاطر قربان کرنے پر ہر دم تیار رہتے ہیں کتنے خوش نصیب شمعِ خلافت کے وہ پروانے ہیں جو اپنے وطن اماں اباپ بہن بھائیوں، دوستوں، عزیزوں سے منہ موڑ کر اور اپنی جوان بیویوں کو تنہا چھوڑ کر دنیا کے دور دراز ملکوں میں اسلام اور سید الانبیاء حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور معرفتِ الٰہی کے زندگی بخش جام کو روحانیت کی پیاسی روحوں تک پہنچا رہے ہیں اور اس راہ میں آنے والی ہر مشکل اور دکھ اور تکلیف کو وہ اپنے لئے عین راحت محسوس کرتے ہیں کیونکہ انہیں فرمایا ہی یہ گیا ہے کہ ؎

"خدمتِ دیں کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو"

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر ہمارے جان و مال سے پیارے امام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ سولہ سال بعد یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی پوری ہو جائے گی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ۱۶ سال کے اس عرصہ میں ہم پوری قوت کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اشاعت و غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کر دیں اور دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم اور ہر انسان تک اسلام اور قرآن کا حیات بخش پیغام پہنچا دیں اس غرض کے لئے آپ نے احباب جماعت سے اڑھائی کروڑ روپیہ کا مطالبہ فرمایا چنانچہ مخلصین جماعت نے اب تک پانچ کروڑ روپیہ کے وعدہ جات اپنے امام کے حضور پیش کر دیئے ہیں اور یقین ہے کہ یہ رقم دس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے "بُشریٰ لکم" کے پیار بھرے الفاظ میں اس بات کی بشارت دی ہوئی ہے کہ قرآنی انوار کے ذریعہ دنیا کو منور کر دیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر الہام فرمایا کہ

"میں [illegible] زبان گا کو [illegible] جائیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وجہ ہے کہ حضور بار بار اس امر کا اظہار فرما چکے ہیں کہ اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے روپیہ اور دیگر وسائل تو میسر آجائیں گے۔ اِس میں فکر کی کوئی بات نہیں۔ اصل فکر جو ہمیں کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اِن حقیر قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے وہ نتائج ظاہر فرمائے جو غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہیں اور ہماری غفلتیں کوتاہیاں یا آفاتِ نفس اِس راہ میں روک نہ بننے پائیں چنانچہ حضور پُرنور نے جماعت کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عملی پہلو کے ساتھ ساتھ روحانی پہلو بھی رکھا ہے۔ جس کے مطابق ہر فرد جماعت کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ آئندہ سولہ سال تک وہ :-

(۱) ہر ماہ کے آخری ہفتہ میں کسی ایک دن نفلی روزہ رکھے۔

(۲) ظہر کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد سے لیکر فجر کی نماز سے پہلے تک کسی وقت دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔

(۳) سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھی جائے اور اس کے مطالب و معانی پر غور کیا جائے۔

(۴) تسبیح۔ تحمید، درود شریف اور استغفار روزانہ ۳۳۔ ۳۳ مرتبہ پڑھے جائیں

(۵) مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم ۱۱۔ ۱۱ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

۲۔ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ۝

عبادت و ذکر الٰہی اور دعاؤں کا یہ مبارک پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط بیعت میں بھی ہمارے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ بیعت کی شرط سوم یہ ہے کہ بیعت کنندہ :-

"بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق مذکورہ بالا روحانی پروگرام پر پوری پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہوں اور ہر اُس بھائی یا بہن کو جو ابھی تک سستی یا کسی اور وجہ سے اس مبارک تحریک پر عمل پیرا نہیں ہے، عمل کرنے کی تاکید کرتے رہیں تاکہ ہماری عاجزانہ دُعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا شرف پائیں اُس کی رحمت جوش میں آئے اور ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ طیبہ میں اسلام کے کامل غلبہ کا روزِ عید اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آمین۔ احمدیت کا خدائی کارواں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر چلتے ہوئے اب اسلام کی عظیم الشان فتح کے دَور میں داخل ہو چکا ہے۔ اور فتح کے اس دَور کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات اور اُس کی غیر معمولی تائیدات پر اُس کا شکر بجا لائیں۔ کثرت سے اُس کی حمد و ثنا کریں اور عاجزانہ اپنی کمزوریوں پر استغفار کریں تا کہ ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کبر و غرور پیدا نہ ہو۔ اور ہماری کوتاہیوں کے نتیجہ میں دُنیا کا فرد واحد بھی اسلام کے نُور سے منور ہونے سے رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فتح کے دَور کے اِن تقاضوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

یعنی "جب اللہ کی نصرت اور فتح آئے گی اور تو دیکھے گا کہ لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے۔ پس تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بجا لا اور اُس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگ۔ بے شک وہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا ہے"۔

اب جبکہ فتحِ مبین کا دن قریب ہے دشمنِ اسلام طاقتیں اسلام کی حقیقی علمبردار جماعت کی مخالفت میں متحدہ منصوبے بنا رہی ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے دُعا، ذکرِ الٰہی، درود شریف اور اطاعتِ امام کا جو کارگر اور خطا نہ جانے والا ہتھیار دیا ہے۔ اسے پوری طاقت سے استعمال کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری عاجزی کو قبول کرتے ہوئے معاندین اسلام کی تمام تدبیروں کو باطل کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی فتح و غلبہ کو اب دُنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی روک نہیں سکتیں۔ کیونکہ یہ خدائے قادر و توانا کی اٹل تقدیر ہے جو نافذ ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اِس امر کو مقدر کر رکھا ہے۔

کہ "قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخالفینِ اسلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ :-

"تم اُٹھا کر دیکھ لو جس قدر چاہو، گالیاں دو جس قدر چاہو۔ ایذاء اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو مگر یاد رکھو عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے"

(اربعین ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

[illegible] بکارِ دین نہ ترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ "

کہ دین اسلام کی خدمت و تبلیغ کے کام میں مَیں تمام دُنیا سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مَیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفٰےؐ کے رنگِ ایمان میں رنگین ہوں۔ آپؑ اپنے اردو اشعار میں فرماتے ہیں:

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
سر سے لیکر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

آپؑ نے غلبۂ اسلام کی مہم میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ :-

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودہ نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اِس طرف لا رہے ہیں۔ اب اِس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو اور وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"

(ضمیمہ اربعین ۴)

پس اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مخالفتوں کے باوجود پہلے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی مدد و نصرت فرمائی آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچایا اور آپ کی جماعت کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا عدیم المثال کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ قادر و کریم خدا جو اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر ہر ملک اور ہر سرزمین میں مکمل غلبہ بخشنے کا ارادہ کر چکا ہے وہ آئندہ بھی اسلام کی اِس حقیقی علمبردار جماعت کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے گا۔ اور ہر قسم کے مخالفانہ منصوبوں اور سازشوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گا۔ اور جماعت احمدیہ کا خدائی کارواں دنیا کے ہر ملک اور ہر گھر میں حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے لائے ہوئے دین اور خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کی عظیم ترین سعادت کو پا لے گا۔ (انشاء اللہ)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ایمان پرور اور پُر شوکت اعلانِ حق پر ہر احمدی مسلمان چٹان کی طرح مضبوط یقین اور غیر متزلزل ایمان رکھتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں :-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اِس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو دے

وصولی چندہ تحریک جدید

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ اس سال تحریک جدید کے دفاتر اول۔ دوم و سوم کا بجٹ 7,95,000 روپے ہے جو کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں بقدر 1,55,000 روپے زائد ہے۔ اس لئے اس سال جماعت کو بجٹ پورا کرنے کے لئے وصولی کی بابت بھرپور کوشش کرنی پڑے گی۔ تا وقت کے اندر وعدوں کی تمام رقوم وصول کر کے ہم اپنے اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

یاد رہے کہ مومن کا ہر قدم آگے پڑتا ہے اور وہ مزید قربانیاں کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ تمام مجاہدین تحریک جدید اور عہدیداران جماعت اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ تحریک جدید ادا فرماویں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۶۵۳

میں نصیر الرحمٰن ناصر سنوری ولد حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی، کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: نصیر الرحمٰن ناصر معرفت شاہ جنرل سٹور چوک قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور نمبر ۲۔ گواہ شد: حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری دفتر وقف عارضی ربوہ۔
گواہ شد: فضل احمد بقلم خود ۲۹/۲ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۵۴

میں نعیمہ مرزا بنت مرزا فضل الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال چار ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ ۱ ماشہ ۷ رتی قیمتی ۔/۸۱۵ روپے
۲۔ گھڑی کلائی قیمتی ۔/۶۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: نعیمہ مرزا بنت مرزا فضل الرحمٰن صاحب لانڈھی کورنگی کراچی حال ۱۹/۳ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد: مرزا برکت علی ولد مرزا ناصر علی صاحب محلہ دار البرکات ربوہ (دادا موصیہ)
گواہ شد: محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب محلہ دار البرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۵۵

میں صلاح الدین ایوبی ولد مصلح الدین سعدی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۲۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیجائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: صلاح الدین ایوبی محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: محمد سلیم احمد ولد نور محمد صاحب صحابی مرحوم محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد: محمد قاسم خان ولد نذر احمد خان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۵۶

میں منیرہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی پانچ تولے مارکیٹ بھاؤ مالیت ۔/۲۹۰۰ روپے (۳) انگوٹھی طلائی ۲ ماشہ مالیت ۔/۱۰۰ ،،
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: منیرہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب کوٹ باغدین۔ سندھ حال انعام منزل دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد: چوہدری فضل الرحمٰن ۱۰/۹ دار الصدر غربی۔ ربوہ۔ گواہ شد: نعیم احمد ولد چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ۱۰/۹ دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۵۷

میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری محمد اکرم ڈار صاحب قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: سکینہ بی بی زوجہ چوہدری محمد اکرم ڈار صاحب محلہ محمد پورہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ گواہ شد: محمد افضل ڈار ولد محمد اکرم صاحب ڈار چوہڑ کانہ منڈی۔ گواہ شد: محمد الیاس ولد محمد اکرم ڈار صاحب چوہڑ کانہ منڈی۔

درخواستہائے دعا

• مکرم ضیاء اللہ صاحب پنشنر ضیاء منزل گجرات تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے داماد رانا ڈاکٹر محمد طارق خان صاحب ملائشیا میں بعارضہ قلب بیمار ہیں اور کوالالمپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز انکی لڑکی (اہلیہ ڈاکٹر محمد طارق خانصاحب) کے پیٹ میں تکلیف ہے اور انکا اپریشن ہو رہا ہے۔

• مکرم عبد المومن صاحب ڈوگر ڈرگ روڈ کراچی کا لڑکا احسان الٰہی چند دن سے بیمار ہے۔

• مکرم ملک رشید الدین صاحب اوکاڑہ کی پھوپھی محترمہ اے زیڈ ملک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کوٹ ادو سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم رشید احمد صاحب ناصر کارکن نظارت بیت المال آمد کی اہلیہ محترمہ مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

• مکرم شیخ دوست محمد صاحب آف مڈ رانجھا ضلع سرگودہا کی بائیں ٹانگ کی پنڈلی ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ھُوَالشَّافِی
غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے
دانت نکلوائیے
پائیوریا (مسخورہ) کیلئے
اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHOEA قیمت ۔/۱۲
کیویز (دانتوں کے گھن) کیلئے
اینٹی کیریز ANTI CARIES قیمت ۔/۱۰
TOOTH CURE
دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور قیمت ۔/۲
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶، ۶۰۷

"نور کاجل" کے متعلق ضروری اطلاع
موجودہ ہوش ربا گرانی کے پیش نظر ہمیں مجبوراً نور کاجل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے
یکم مئی سے نور کاجل خورد شیشی ۔/۷۵ پیسے اور کلاں شیشی ۱/۵۰ فروخت ہوگی
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۵۳۸

مایوس و پریشان
مریض تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب ہومیو پیتھک علاج کروائیں۔
ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن آر۔ ایم۔ پی۔
ماہر امراض مزمنہ
شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اختتامی تقریب

چھ بجے شام کے قریب حضور ایدہ اللہ موٹر کار کے ذریعہ ایوانِ محمود تشریف لائے۔ ہال کے صدر دروازہ پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مہتممین مرکزیہ نے حضور کا استقبال کیا۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور مہتممین کو شرفِ مصافحہ عطا فرمانے کے بعد حضور ان کی معیت میں ایوانِ محمود کے اندر تشریف لائے۔ کلاس میں شریک جملہ خدام اور مدعوین حضرات نے کھڑے ہو کر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعرے لگا کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کلاس کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مجلس خدام الاحمدیہ مانگٹ اونچے کے مکرم محمد شریف صاحب نے کی بعدہٗ مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کے مکرم صادق احمد صاحب طاہر نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب غنی ناظمِ اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کے کوائف پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے آخر میں انہوں نے مختلف مضامین کے امتحانات نیز علمی، ورزشی اور عملی پروگرام کے مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمانے کی درخواست کی چنانچہ اس موقع پر امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو حضور کے دستِ مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے سرفراز فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا بحیثیت احمدی ہماری زندگیوں کی ایک بنیادی حقیقت یہ ہے کہ بڑے ہی اہم اور عظیم الشان کام ہیں جو ہمیں انجام دینے ہیں اور بڑی ہی وزنی اور عظیم ذمہ داریاں ہیں جو ہمیں ادا کرنی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس آخری زمانہ میں شیطان کے ساتھ آخری جنگ لڑنے اور اس میں فتحیاب ہو کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ جہاں اس نے ہمیں اس آخری جنگ کے لئے منتخب کر کے عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا ہے وہاں اس نے یہ خوشخبری بھی ہمیں دی ہے کہ شیطان کے ساتھ اس طویل جنگ کے دوران تم پر جتنا بھی بوجھ ڈالا جائے گا اور جتنی بھی قربانیوں کا تم سے مطالبہ کیا جائے گا اس بوجھ کو اٹھانے اور وہ قربانیاں پیش کرنے کی تمہیں طاقت بھی دی جائے گی۔ جوں جوں تمہاری ذمہ داریوں اور بوجھ میں اضافہ ہوگا اسی نسبت سے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور اس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت بھی تمہیں ملتی چلی جائیگی چنانچہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس وعدے کو اوّل دن سے پورا کرتا چلا آرہا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے مثال کے طور پر اپنے عہدِ خلافت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی بتدریج ہونے والی تحریکوں کا کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اشاعت و غلبۂ اسلام کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے وقفہ وقفہ سے یہ تحریکیں جاری کرائیں اور پھر کام کی روز افزوں وسعت کی نسبت سے احبابِ جماعت کو یہ طاقت اور ہمت عطا فرمائی کہ وہ اس بوجھ کو اٹھاتے چلے جائیں۔ ۱۹۶۵ء کے اواخر میں جب فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک جماعت کے سامنے رکھی گئی تو احبابِ جماعت نے قریباً ۳۷ لاکھ کی رقم اس میں پیش کی۔ پھر ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے ملکوں میں وسیع پیمانہ پر ہائر سیکنڈری سکولوں اور ہسپتالوں کی ضرورت سامنے آئی اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک جاری کرائی تو انہیں احبابِ جماعت نے جو فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ۳۷ لاکھ روپے پیش کر چکے تھے ۵۳ لاکھ سے زائد کی رقوم پیش کر دکھائیں اور اب تین سال بعد ۱۹۷۳ء میں جب خدا تعالیٰ نے قیامِ جماعتِ احمدیہ کی دوسری صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے جو آج سے پندرہ سال بعد شروع ہونے والی ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ میرے ذہن میں ڈالا اور میں نے ۲½ کروڑ روپے کی تحریک کی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ پانچ کروڑ روپے کے وعدے ہو جائیں گے تو احبابِ جماعت نے اس والہانہ انداز سے وعدے پیش کئے کہ وعدوں کی رقم دس کروڑ روپے سے متجاوز ہو چکی ہے اور ابھی بہت سے ملکوں کی طرف سے وعدے موصول ہونے باقی ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے مقابلہ میں جبکہ احبابِ جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۵۳ لاکھ سے زیادہ کی رقوم پیش کیں ۱۹۷۳ء میں ان کا دس کروڑ روپے سے زیادہ کی رقوم کے وعدے پیش کرنا اس امر پر دال ہے کہ تین سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں میں بیس گنا اضافہ کر دکھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ بیس سو فیصد کا اضافہ ہوا۔ سو گویا جب خدا تعالیٰ نے قیامِ جماعت کی دوسری صدی کے شایانِ شان استقبال اور اس صدی میں غلبۂ اسلام کو منصۂ شہود پر لانے کی غرض سے ہماری ذمہ داریوں میں بیس گنا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مالی اعتبار سے جماعت کی طاقت میں بھی ۱۹۷۳ء کے مقابلہ میں بیس گنا اضافہ کر کے دنیا پر اس حقیقت کو ایک دفعہ پھر بڑی شان سے آشکار کر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعت پر ذمہ داریوں کا جتنا زیادہ بوجھ ڈالتا ہے اسی نسبت سے وہ اس کی استعداد اور طاقت میں بھی اضافہ کر دیتا ہے تاکہ وہ اس بوجھ کو بآسانی اٹھا کر غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی جائے۔

ذمہ داریوں کی نسبت سے جماعت کی طاقت میں مسلسل اضافہ کے وعدے اور اس کے سلسلہ وار اور بتدریج مہتم بالشان ظہور کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے احبابِ جماعت کو بالعموم اور نوجوان نسل کو بالخصوص ان پر عنقریب عائد ہونے والی نئی اور عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پورے عزم اور تعہد کے ساتھ تیاری کرنے اور ابھی سے کمرِ ہمت کسنے کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا میں بصیرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں کہ قیامِ جماعت کی دوسری صدی جو اب سے پندرہ سال بعد شروع ہونے والی ہے انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ پہلی صدی جو اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے غلبۂ اسلام کے ضمن میں تیاری کی صدی تھی اس لئے اس صدی کے بقیہ پندرہ سال جن میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ ان پندرہ سالوں کے دوران ہم نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں تیاری کو اس انتہاء تک پہنچانا ہے کہ ہم دوسری صدی کا شایانِ شان استقبال کر کے ان عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کے قابل ہو سکیں جو اگلی صدی میں ہم کو ملنی مقدر ہیں۔

*

اس موقع پر حضور نے علی الخصوص خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا جماعتِ احمدیہ کی وہ نسل جو اب جوانی کی عمر میں داخل ہو رہی ہے خصوصی اہمیت اور منفرد امتیاز کی حامل ہے۔ وہ اہمیت اور امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے قیامِ جماعت کی دوسری صدی میں اس حال میں داخل ہونا ہے کہ وہ بحمداللہ تعالیٰ بھرپور جوانی میں ہوں گے۔ انہیں ابھی سے اس امر کا احساس کرنا چاہئیے کہ ان کے کندھوں پر عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ یہ ذمہ داریاں جتنی عظیم ہوں گی اتنے ہی عظیم انعامات ان کے لئے مقدر کئے جائیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بوجھ بھی وہ ان پر ڈالے گا وہ انہیں اسے اٹھانے کی طاقت بھی عطا فرمائے گا پس ان کا فرض یہ ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں تا وہ عظیم بوجھ اٹھانے کے قابل ہو کر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور انعاموں کے وارث بن سکیں۔

حضور نے اپنے اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب کو دعا کی اس تحریک پر ختم فرمایا کہ عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر یہ دعائیں کرتے رہیں کہ جوں جوں خدا تعالیٰ ہماری ذمہ داریاں بڑھاتا اور بوجھ میں اضافہ کرتا چلا جائے اسی کے مطابق وہ ہماری طاقتوں میں بھی اضافہ کرتا رہے تاکہ ہم اسی کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہوتے چلے جائیں۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴